رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — فون نمبر ۴۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۶۰/۳۵ | سوموار ۲۱ ذی قعدہ ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۱ تبوک ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۱۴

امرائے اضلاع مربیان اور معلمین اجتماعات میں

مجالس کی سو فیصد نمائندگی کی بھرپور کوشش کریں

ہر شہر، قصبہ اور قریہ میں جا جا کر کوشش کریں کہ کوئی مجلس نمائندگی سے محروم نہ رہے

اس کوشش کی پہلی رپورٹ مجھے عید الاضحیہ سے دو دن پہلے مل جانی چاہیئے!

ذیلی تنظیموں کے مرکزی اجتماعات کی تیاری سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ۔ ۱۸ تبوک/ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ماہ اکتوبر میں منعقد ہونے والے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات میں تمام متعلقہ مجالس کی سو فیصد نمائندگی ہونی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ میں تمام امرائے اضلاع، مربیان سلسلہ اور معلمین کی یہ ذمہ داری لگاتا ہوں کہ ہر شہر، قصبہ، قریہ جا جا کر یہ کوشش کریں کہ کوئی مجلس نمائندگی سے محروم نہ رہے۔

حضور انور نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ذیلی تنظیموں کے اجتماعات میں ہر مجلس کی حاضری پر زور دیا اور فرمایا کہ امرائے اضلاع مربیان اور معلمین کرام جن کی یہ ڈیوٹی لگائی جا رہی ہے کہ وہ ہر مجلس کو اجتماعات میں شریک کرنے کا پابند کریں۔ وہ اپنی پہلی رپورٹ عید الاضحیہ سے دو دن پہلے حضور انور کی خدمت میں پہنچا دیں۔ حضور نے بہت پر اثر انداز میں فرمایا کہ اگر یہ رپورٹ مجھے عید سے دو دن پہلے مل جائے تو میری اور آپ کی عید کی خوشیوں میں اضافہ ہو جائیگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سلسلے میں دوسری رپورٹ حضور انور کی خدمت میں اجتماع سے معاً قبل آنے والے جمعہ (یعنی ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء) کو آجانی چاہیئے اور ہر علاقے ضلع کے امیر، مربی اور معلمین کرام یہ اطلاع دیدیں کہ ان کے علاقے سے ہر مجلس کے خدام، انصار، اطفال وغیرہ اجتماع میں شریک ہو رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اجتماعات میں شریک ہونے اور اس کی تیاری کے ضمن میں قرآن کریم کی ایک آیت سے استنباط کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن بعض منافقین کا ذکر کرتا ہے جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارے دل میں یہ تڑپ اور خواہش تھی کہ ہم بھی جہاد میں شامل ہوں قرآن نے کہا ہے کہ تم جھوٹ بولتے ہو تمہارا ارادہ کبھی بھی جہاد میں شامل ہونے کا نہیں تھا اس کی دلیل یہ ہے کہ تم نے جہاد میں شامل ہونے کی کوئی تیاری ہی نہیں کی۔

حضور ایدہ اللہ نے تاریخی مثالوں سے جہاد کی تیاری کے اسلامی معیار کو واضح کرنے کے بعد فرمایا کہ آج دین حق کے غلبہ کے لیے جو جنگ جاری ہے اور وہ جن ہتھیاروں سے لڑنی ہے ان ہتھیاروں کی مشق آپ کی مہارت آپ کا ہنر اور آپ کی پریکٹس کمال کی ہونی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے ہتھیار اور ہمارے وسائل وہ دلائل ہیں جن کو قرآن کریم نے بصائر کہا ہے۔ ان بصائر میں ایک تو عقلی اور فکری طور پر برتری رکھنے والے دلائل ہیں اور دوسرے وہ نشانات ہیں جن سے اللہ کی مدد اور نصرت کا ظہور عمل میں آتا ہے اور یہ وسائل اللہ تعالیٰ اسے عطا کرتا ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی عظمت کی خاطر جدوجہد کر رہا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ان وسائل سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور دعائیں کریں کہ یہ وسائل زیادہ سے زیادہ آپ کو حاصل ہوں اور ان سے کما حقہٗ استفادہ کی توفیق ملے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان وسائل میں سے

(باقی صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۹ تبوک/ستمبر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت عام طور پر اچھی ہے اگرچہ بلڈ پریشر پھر زیادہ ہو گیا ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

• میرے والد محترم چوہدری سلطان احمد گجراتی تین چار روز سے سخت بیمار ہیں اور بخار کم نہیں ہو رہا۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے۔

(محمد اشرف ناصر۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد سندھ)

• برادرم مکرم خلیل احمد صاحب مبشر مبلغ سیرالیون مقیم بو (BO) کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ اگست کو بچی عطا فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت بچی کا نام مظفرہ خلیل تجویز فرمایا ہے۔ بچی مکرم چوہدری ناظر علی صاحب آف کھیم سنگھ والا کی پوتی اور مکرم چوہدری محمد دین صاحب آف گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد کی نواسی ہے۔ خاندانِ حضرت اقدس، صحابہ کرام درویشان قادیان اور جملہ احباب کرام کی خدمت میں بچی کی عمر درازی، نیک اور خادمِ دین ہونے اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فضل الٰہی مبلغ سیرالیون)

نوعِ انسانی ہولناک تباہی کی طرف حرکت کر رہی ہے

اسے ہلاکت سے بچانے کیلئے جملہ افرادِ جماعت دعائیں کریں اور صدقات دیں

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

ربوہ۔ ۱۸ تبوک/ستمبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اس کے آخر میں فرمایا کہ اس وقت نوعِ انسانی خطرناک اور ہولناک تباہی کی طرف حرکت کر رہی ہے اور اس کا انجام انتہائی خطرناک نظر آ رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تمام احمدی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آج کے انسان کو سمجھ اور فراست عطا کرے کہ وہ اپنے ہاتھ سے اپنی ہلاکت کے سامان کرنے والا نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ انذاری پیشگوئی دعا اور صدقہ سے ٹل سکتی ہے۔ آج کے انسان کو تو سمجھ نہیں ہے اس لئے وہ اپنے لئے دعا نہیں کر سکتا۔

(باقی صفحہ پر)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ ذیقعدہ ۱۴۰۱ھ

۲۱ تبوک ۱۳۶۰ ہش

روحانی خودکشی سے بچاؤ کا ایک اہم ذریعہ

اسلام میں خودکشی حرام ہے اور اس نے اس قبیح فعل سے بڑی سختی سے منع کیا ہے۔ لیکن خودکشی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک جسمانی خودکشی جس میں انسان اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی زندگی کا خاتمہ کر لیتا ہے۔ دوسرے روحانی خودکشی جس میں انسان شیطان کے بہکائے میں آکر اور اسکے زیر اثر ہوائے نفس کی پیروی کر کے خود اپنی کرتوتوں کی وجہ سے از خود روحانی موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔ اسلام نے ان دونوں خودکشیوں کو حرام قرار دے کر ان سے ہمیشہ دور رہنے کا حکم دیا ہے۔

چونکہ روحانی خودکشی کا ارتکاب انسان شیطان کے بہکائے میں آکر ہوائے نفس کی پیروی کی وجہ سے کرتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو شیطان اور ہوائے نفس دونوں کی پیروی نہ کرنے کی بطور خاص تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ شیطان کی پیروی سے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ (البقرہ آیت ۱۷۰)

ترجمہ:۔ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو وہ یقیناً تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

اب چونکہ شیطان انسان کو ورغلا کر اسے خود اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ساتھ ہی یہ تلقین بھی فرمائی کہ:۔

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

(ص آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اور اپنی خواہش کی پیروی مت کر وہ تجھے اللہ کے رستہ سے بھٹکا دیگی

انسان کو طبعاً مال بہت مرغوب ہوتا ہے اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ اسے زیادہ سے زیادہ مال حاصل ہو۔ شیطان اس کی اس خواہش سے فائدہ اٹھا کر ایک خطرناک وسوسہ اس کے دل میں یہ ڈالتا ہے کہ اگر وہ اپنے محنت سے حاصل کئے ہوئے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کرے گا تو وہ محتاج ہو جائے گا اور اسے تنگ دستی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ ایک طرف تو انسان کو مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتا ہے اور دوسری طرف وہ اس مال کو عیش و عشرت میں خرچ کرنے اور بے حیائی کے کاموں میں اسے بے دریغ لٹانے پر اکساتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کے اس خطرناک وسوسہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝

(البقرہ آیت ۲۶۹)

ترجمہ:۔ شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے۔ اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

شیطان کے اس وسوسہ میں آکر اپنا مال خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کو اللہ تعالےٰ نے انسانوں کے لئے روحانی خودکشی کے مترادف قرار دیا ہے۔ کیونکہ جو لوگ اس وسوسہ کے زیر اثر بخل سے کام لے کر اپنے مال خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وہ بالآخر اسے بے حیائی کے کاموں میں برباد کر کے خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے پر روحانی موت مسلط کر لیتے ہیں حالانکہ اگر وہ اپنے مال کو خدا کی راہ میں خرچ کریں تو خدا تعالےٰ انہیں اپنے فضلوں سے نواز کر ان کے مالوں میں اور زیادہ برکت ڈالے اور ان کے لئے فراخی کے سامان کرے کیونکہ وہ واسع بھی ہے اور علیم بھی۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو خبردار کیا ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں مال نہ خرچ کرنے کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ مال کا خرچ نہ کرنا روحانی خودکشی کے مترادف ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَاَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۹۵)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے راستہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

الغرض انفاق فی سبیل اللہ سے جان بوجھ کر پہلوتہی بہت خطرناک معصیت ہے اس کا انجام روحانی موت بھی ہو سکتا ہے اور موت بھی ایسی جو خودکشی کی ذیل میں آتی ہے چونکہ انفاق فی سبیل اللہ روحانی خودکشی سے حفاظت اور بچاؤ کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس لئے سیدنا حضرت اقدس (اللہ کی سلامتی ہو آپ پر) نے اسے انسان کی تقوےٰ شعاری کا ایک معیار اور محک قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضور اقدس فرماتے ہیں:۔

"مال کا اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور وہ کل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے۔"

(الحکم جلد ۴ ۳۰)

فضلوں کی اُس کے بھی تو کوئی انتہا نہیں

اے دوست تیرا دل وہ کسی کام کا نہیں
جس میں ترا خدا کبھی آکر بسا نہیں

کس منہ سے پیش ہوگا تو اللہ کے حضور
عہد الست تو نے کیا گر وفا نہیں

مومن کا جز خدا نہیں کوئی بھی آسرا
دنیا میں اس سے بڑھ کے کوئی باوفا نہیں

نیکی وہی ہے اہل نظر کی نگاہ میں،
جس کا کوئی طلب کیا جاتا صلہ نہیں

ناکام و نامراد ہی دنیا سے جائے گا
وہ جس کو جستجوئے رضائے خدا نہیں

وہ سچے وعدوں والا خدا ہے ہمارے ساتھ
اس کائنات میں کوئی جس سے بڑا نہیں

نصرت کے اپنی، جلوے دکھاتا ہے بار بار
روؤ اس نے کی ہماری کبھی التجا نہیں

گو ابتلاؤں کا ابھی جاری ہے سلسلہ
فضلوں کی اس کے بھی تو کوئی انتہا نہیں

وہ جانتا ہے اس سے ہمیں کتنا پیار ہے
دنیا کہے ہزار کہ ہم باوفا نہیں

مخمور دل ہیں بادۂ عشق رسول سے
محبوب کبریا کوئی اس سے سوا نہیں

دنیا کی زندگی پہ کرے تکیہ کیا کوئی
"سامان سو برس کا ہو کل کا پتہ نہیں"

تابع ہیں جان و دل سے ہم اپنے امام کے
ہم وہ نہیں کہ جن کا کوئی رہنما نہیں

محمد صدیق امرتسری
مربی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمدن اسلامی کا قیام

(۶)

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب (مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ)

حکومتوں کے آپس کے تعلقات

اسلامی تعلیم کا نقطۂ مرکزیہ ہے کہ سب ملکی حکومتوں کو اڑا کر دنیا میں ایک حکومت قائم کر دی جائے اس طرح لڑائیوں کا میدان تقریباً ختم ہو جاتا ہے۔ اسلام باقی ممالک کو اس قدر اندرونی آزادی دیتا ہے کہ وہ اسلامی سیاسیات کے ماتحت اپنی قومی اغراض اور خصوصیات کو پورا کر سکیں۔ اور اس طرح وہ بھی ایک کل کا جزو بن جائیں گے پھر اسلام اس مقصد کے حصول کے لئے کسی قسم کی جدوجہد کی اجازت نہیں دیتا بلکہ لوگوں کو ان کی رائے اور ارادہ پر چھوڑ دیتا ہے اور مسلمان حکومتوں کو بھی پابند نہیں کرتا بلکہ ہر ایک ملک دوسرے کے خلاف تیاریاں اور جوش اور اعلیٰ مقاصد کے لئے قربان کر دیئے جائیں اس وقت تک ہمیں موجودہ حالت پر قانع رہنا چاہیئے سو اس بات میں اسلامی تعلیم درج ذیل ہے کہ

۱۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ (طٰہٰ ع ۷)

یعنی اے مسلم تو اپنی آنکھوں کو دنیاوی منافع کی طرف جو تمہارے سوا دوسری اقوام کو ہم نے دیئے ہیں تاکہ ان کے اعمال کی آزمائش کریں اٹھا اٹھا کر نہ دیکھ اور تیرے رب نے جو کچھ تجھے دیا ہے وہی تیرے لئے اچھا ہے اور زیادہ دیر تک رہنے والا ہے یعنی مرنے کے بعد بھی وہی کام آئے گا اور جو دوسری قوم پر تعدی کر کے مال لوگے وہ نفع نہیں دے گا اور نہ قائم رہے گا۔

۲۔ دوسرے آپس میں دشمنیاں رکھنے کی وجہ سے قومی مغائرت یا نفرت دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یا کسی قوم سے کبھی تکلیف پہنچی ہوتی ہے پھر صلح بھی ہو جاتی ہے لیکن بعض افرادِ قوم کے اپنے دلوں میں بغض و کینہ رکھ لیتے ہیں جس کی وجہ سے دوسری قوم کو کمزور کرنے کی جدوجہد کی جاتی اور دباؤ یا دھوکے سے اس سے ناجائز طور پر فوائد اٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے اور نقصان پہنچایا جاتا ہے اسلام اسے ناپسند کرتا ہے اور صرف سچائی کا معاملہ کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (مائدہ ع ۲)

یعنی اے مومنو! اپنے کاموں کو خدا کے لئے کرو اور انصاف سے دنیا میں معاملہ کرو اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس امر پر نہ اکسائے کہ تم عدل کا معاملہ نہ کرو تم بہرحال انصاف کا معاملہ کرو۔ یہ بات تقویٰ کے مطابق ہے اللہ تعالیٰ کو اپنی ڈھال بناؤ اللہ تعالیٰ جو تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے۔

ان دونوں احکام کے ماتحت کوئی مسلمان حکومت بین الاقوامی تعلقات کو خراب نہیں کر سکتی کیونکہ حکم ہے کہ دوسروں کے اموال اور حکومتوں کی طرف طمع کی نگاہ سے نہ دیکھا جائے کیونکہ مسلمان حکومت کو اپنے افراد کے لحاظ سے بھی بااخلاق ہونا لازمی ہے پھر معاہدات کی پابندی نہایت ضروری ہے اگر ایک قبیلہ برسرِ جنگ تو نہیں لیکن اس کا دوسرا حصہ برسرِ پیکار ہے تو اس سے جنگ نہ کرو اگر ایک قوم جس سے تم معاہدہ کر چکے ہو اس سے شرارت کا امکان ہے تو پھر بھی اچانک حملہ نہیں کرنا چاہیئے بلکہ پہلے اسے نوٹس دو کہ ہم معاہدہ کو ختم کرتے ہیں کیونکہ تمہاری طرف سے معاہدہ کی خلاف ورزی ہوئی ہے اس اعلان کے بعد بھی اگر وہ باز نہ آئے تو پھر جنگ کر سکتے ہو۔ یونہی نہیں۔

امن کے قیام کا ایک یہ بھی ذریعہ ہے کہ ہر ملک جنگ کے لئے تیار رہے تاکہ کوئی شریر اور کمینہ دشمن اس کی کمزوری کو دیکھ کر ناجائز فائدہ نہ اٹھائے اور اچانک جنگ کے لئے تیار ہو جائے۔

اگر جنگ ہو جائے تو اس وقت تعلیم یہ ہے کہ عورتوں، بچوں اور اپنی عمر کو مذہبی امور کے لئے وقف کر دینے والوں اور بوڑھوں کو کچھ نہ کہو صرف ان لوگوں کو مارو جو لڑائی میں لڑ رہے ہیں اگر کوئی ہتھیار رکھ دے اور کہے کہ میں نہیں لڑتا تو پھر اس کا قتل کرنا ناجائز ہوگا۔ کسی ملک کا بے فائدہ نقصان کرنا بھی ناجائز ہے جب تک کوئی بھی صورت دشمن کو زیر کرنے اور اپنے کو بچانے کی ہے۔ درختوں اور مکانوں کو بچاؤ اور بلا سبب حکومت کو جو مدمقابل ہے کمزور کرنے کی کوشش نہ کرو اور اگر کوئی قوم صلح کا پیغام دے تو اس خیال سے کہ اس کے دل میں شرارت ہے وہ صرف وقفہ چاہتی ہے صلح سے انکار نہ کرو اور جب تک شرارت ظاہر نہ ہو جنگ کو مٹانے اور صلح کرنے کی کوشش کرو

امن کے قیام کے لئے ایک اور حکم الٰہی ہے فرمایا کہ

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (حجرات)

یعنی اگر دو قومیں مسلمانوں میں سے آپس میں لڑ پڑیں تو ان کی آپس میں صلح کرا دو یعنی دوسری قوموں کو چاہیئے کہ بیچ میں پڑ کر ان کو جنگ سے روکیں اور جو وجہ جنگ کی ہے اس کو مٹائیں اور ہر ایک کو اس کا حق دلائیں لیکن اگر باوجود اس کے ایک قوم باز نہ آئے اور دوسری قوم پر حملہ کر دے اور مشترکہ انجمن کا فیصلہ نہ مانے تو اس قوم سے جو زیادتی کرتی ہے سب قومیں مل کر جنگ کریں یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف لوٹ آئے یعنی ظلم کا خیال چھوڑ دے پس اگر وہ اس امر کی طرف مائل ہو جائے تو ان دونوں قوموں میں صلح کرا دو مگر انصاف اور عدل سے اور مروت سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے

اس آیت میں چند ایک بین الاقوامی صلح کے اصول بیان کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ جب دو قوموں میں لڑائی جھگڑا کے آثار ظاہر ہوں تو دوسری قومیں بجائے ایک دوسرے کی طرف داری کے ان دونوں کو نوٹس دیں کہ وہ قوموں کی پنچائت میں اپنے جھگڑے لے جائیں۔ اگر وہ منظور کر لیں تو جھگڑا مٹ جائے گا اگر ان میں سے ایک نہ مانے اور لڑائی پر آمادہ ہو جائے تو سب قومیں مل کر اس سے لڑیں اور یہ ظاہر ہے کہ سب قوموں کا مقابلہ ایک قوم نہیں کر سکتی اور جلد اس کو ہوش آ جائے گی۔

۳۔ اور جب وہ صلح پر آمادہ ہو جائے تو تیسرا قدم یہ اٹھایا جائے کہ جو چیز وجہ جنگ بنی تھی اس پر صلح کرا دیں۔ اس وقت خود اپنے آپ کو فریق مخالف بن کر معاہدات کرنے نہ بیٹھیں بلکہ اسی جھگڑے کا فیصلہ کریں۔

۴۔ چوتھے یہ امر بھی مدنظر رہے کہ معاہدہ انصاف پر مبنی ہو نہ کہ یکایک فریق چونکہ مخالفت کر چکا ہے اس لئے ضرور اس کے خلاف فیصلہ کروا دیں اور اس میں باوجود جنگ کے اپنے آپ کو ثالثوں کی ہی صف میں رکھو اور فریق مخالف نہ بن جاؤ۔

ان امور کو مدنظر رکھ کر اگر کوئی انجمن بنائی جائے تو بہت جلدی دنیا میں بین الاقوامی صلح ہو جاتی ہے جس طرح جج پہلے مقدمات سن کر پھر اپنی رائے قائم کرتا ہے اسی طرح دونوں قوموں کے دلائل سن کر پھر رائے قائم کریں اور فیصلہ دیں اور جو فریق اس فیصلے کو قبول نہ کرے ساری اقوام مل کر اس سے جنگ کریں اور جب وہ قوم زیر ہو جائے تو پھر نئے مطالبات اس سے نہ منوائیں بلکہ انہیں معاملات تک فیصلہ محدود رہے جو کہ وجہ نزاع بنا تھا اور اس طرح پُرامن فضا جلد قائم ہو کر ساری دنیا کے لئے اطمینان کا باعث بن جاتی ہے۔

ایک سوال جو باقی رہ گیا ہے کہ جنگ کے اخراجات کون برداشت کرے؟ یہ قابلِ حل ہے۔ اخراجات سب اقوام کو برداشت کرنا چاہیئے اور یہ بوجھ ہرگز زیادہ نہیں اوّل تو اس واسطے کہ مذکورہ بالا انتظام کے ماتحت ساری دنیا میں جنگیں کم ہو جائیں گی اور کسی قوم کو جنگ کرنے کی جرأت نہ ہوگی اور چونکہ اس انتظام میں خودغرض اور بوالہوسی کو دخل نہیں ہوگا۔ اس واسطے ساری اقوام اس کی طرف مائل ہوں گی اور اخراجات سب اقوام پر تقسیم ہو جائیں گے اس واسطے ان کا ادا کرنا بھی بوجھ نہ ہوگا۔ تیسرے اس انتظام کا فائدہ سب قوموں کو ہوگا اور جو جنگی خطرات کے پیشِ نظر اخراجات زائد ان کو کرنے پڑتے ہیں ان سے محفوظ ہو جائیں گے اور بغرضِ محال جس طرح زائد اخراجات بعض دفعہ اشد ضرورت کے مطابق بعض افراد کو برداشت کرنے پڑتے ہیں اسی طرح بعض اقوام کا فرض ہے کہ وہ بھی امن عامہ کی خاطر قربانی کریں۔ وہ اخلاق کی حکومت سے بالا نہیں رہیں بلکہ اس کے ماتحت ہیں۔ دراصل جھگڑے پیدا ہی اسلامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم کی خلاف ورزی کیوجہ سے ہوتے ہیں
۱ - آپس میں افراد کی غلط فہمیوں کی وجہ سے جو پیدا کئے جاتے ہیں حالانکہ ان کی بجائے سب اقوام کا ایک معاہدہ ہونا چاہیئے
۲ - جھگڑے کو بڑھنے دینے کے سبب سے
۳ - حکومتوں کے جنبہ داری کو اختیار کر کے ایک فریق کی حمایت میں دخل دینے کے سبب سے ۴ - شکست کے بعد اس قوم کے حصے بخرے کرنے اور ذاتی فوائد اٹھانے کی خواہش کے پیدا ہو جانے کے سبب سے ۵ - امن عام کے لئے قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہونے کے سبب سے۔

پس یہ وہ تعلیم ہے جس پر عمل کرنے سے صحیح رنگ میں امن کا قیام اور استحکام ہوتا ہے۔ دراصل بین اقوامی جھگڑے طے نہیں ہو سکتے۔ جب تک ان تمام معاملات کی بنیاد اخلاق پر نہ رکھی جائے جس طرح افراد کو کہا جاتا ہے کہ اپنے معاملات کی بنیاد اخلاق پر رکھیں۔ اسی طرح حکومتوں کو بھی اخلاق کی نگہداشت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ فسادات بعض اسباب کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ پہلے ان کی اصلاح ہونی چاہیئے پھر جھگڑے خود بخود حل ہو جائیں گے ان اسلامی اصولوں کے مطابق ایک انجمن اصلاح بنانی چاہیئے جو ان جھگڑوں کا فیصلہ کرے۔

وہ اخلاقی نقائص جن کی وجہ سے جھگڑے پیدا ہوتے ہیں

عام طور پر حکومتوں اور رعایا کے تعلقات درست نہیں ہوتے۔ اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق ہر ملک کی رعایا کا فرض ہے کہ یا تو رعایا اپنی حکومت سے تعاون کرے جس کے ماتحت رہتی ہے یا ملک کو چھوڑ کر چلی جائے تا دوسروں کا امن برباد نہ ہو تو اس حالت میں کسی قوم کو دوسری قوم پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوگی کیونکہ کوئی قوم ایک بنجر علاقہ پر حملہ کرنے کی کوشش نہ کرے گی۔

۲ - اور یہ بھی نقص ہے کہ مختلف حکومتوں کو یہ یقین ہے کہ ان کی قومیں صرف اس خیال سے کہ وہ ان کی حکومتیں ہیں ان کا ساتھ دینے کو تیار ہیں اس لئے وہ بے خوف ہو کر دوسری اقوام پر حملہ کر دیتی ہیں اگر اسلام کا یہ قانون تسلیم کیا جائے کہ۔

"اُنْصُرْ اَخَاكَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا" کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر۔ اگر مظلوم ہے یا اس کو دوسروں کے ظلم سے اُسے بچائے۔

تو اُس سے جنگوں میں کمی آجاتی ہے اس وقت قومی تعصب بہت بڑھا ہوا ہے۔ اپنی قوم کا سوال پیدا ہوتا ہے تو سب سوچے سمجھے بغیر ایک آواز پر جمع ہو جاتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ ہماری حکومت غلطی کرتی ہے تو اس کو سمجھا دیں غرض غداری اور قومی تعصب جنگوں کا بڑا موجب ہے ان کا دور کرنا امن کے لئے ازبس ضروری ہے۔

اور جب تک دنیا حب الوطنی اور حب الانسانیت کے دونوں جذبات کے گر کو نہیں سمجھتی اور ایک جا جمع نہیں ہوتی۔ اس وقت صحیح طور پر امن نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں جذبات کو مختصر طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات میں بیان کیا ہے

اُنْصُرْ اَخَاكَ اِذَا كَانَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا

(متفق علیہ)

تو اپنے بھائی کی ظالم اور مظلوم ہونے کی حالت میں امداد کر یعنی ظالم کو ظلم سے روک کر اور مظلوم کو ظلم سے بچا کر مدد کر۔ پس ان الفاظ کے ذریعہ سے حب الوطنی کا جذبہ حب الانسانیت سے ملا کر بیان کیا گیا ہے پس اسلام نے ان دونوں جذبات کو صحیح رنگ میں پیش کر کے امن کے جذبات کو ابھارا اور ان کے استحکام کی صحیح تعلیم دی ہے

۳ - تیسرا اخلاقی نقص یہ ہے کہ قومی برتری کا خیال بہت بڑھ گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے

لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ (الحجرات)

کوئی قوم کسی قوم کو حقیر نہ سمجھے شاید وہ کل کو اس سے اچھی ہو جائے۔

اور فرماتا ہے۔

تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ (آل عمران)

یعنی ترقی و تنزل کے دن بدلتے رہتے ہیں۔ ایک قوم جو ترقی کی طرف جا رہی ہو دوسری قوموں کو حقیر سمجھ کر فساد کا بیج نہ ڈالے کہ شاید کل اس کی باری آجائے سو جب تک اسلامی تعلیم کے مطابق یہ خیال نہیں کیا جاتا کہ ہم سب ایک ہی جنس کے ہیں اور یہ کہ ترقی و تنزل سب قوموں میں لگا ہوا ہے کوئی قوم شروع سے ایک ہی حالت پر نہیں چلی آئی اور نہ آئندہ چلے گی۔ کبھی فساد دور نہ ہوگا سو یہ گر کتنا قیمتی اور قابل عمل ہے کہ

"ایک قوم دوسری قوم سے حقارت کا معاملہ نہ کرے ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے بہتر ہو"

خدا تعالیٰ سب کو اس اصول پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مذہبی تعلقات

اب دیکھنا یہ ہے کہ تمدن میں مذہبی تعلقات کا کیا مقام ہے سو اس قدر کہنا ہی کافی ہے۔ کہ اسلام سب مذاہب میں سے مذہبی رواداری کا قائل ہے اوّل مثلاً اسلام حکم دیتا ہے کہ مذہب کے بزرگوں کو گالیاں مت دو

دوم اسلام اس امر کی تعلیم دیتا ہے کہ سب اقوام میں نبی گزرے ہیں اور سب مذاہب ابتداءً اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی تھے اس لئے کسی مذہب کو کلی طور پر خراب نہیں کہا جا سکتا۔

سوم اسلامی تعلیم یہ ہے کہ مذہب کے لئے جنگ ہے ہی نہیں کیونکہ راستی اور جھوٹ میں فرق ہو چکا ہے۔ اب وہی زندہ ہوگا جو سچائی سے زندہ ہوگا اور وہی مریگا جس کو سچائی مارتی ہے اور یہ بھی پڑا امن تعلیم ہے اور اس لڑو جو تم سے لڑتا ہے اور اس وقت تک لڑو جب تک وہ تم سے لڑتا ہے چنانچہ جن لوگوں نے تلوار سے اسلام کو مٹانا چاہا ان کو تلوار سے مٹا دیا گیا۔ ہاں دفاع کے طور پر تلوار چلانی جائز ہے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ اگر اسلام تلوار سے پھیلا ہے تو وہ تلوار چلانے والے کہاں سے آئے تھے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر کے باوجود دنیا کی اشد مخالفت کے اسلامی احکام کو مستحکم کر دکھایا تھا اس زمانہ میں اس اعتراض کا جواب خداوند تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو بھیج کر دیا ہے اور زیادہ دن نہیں گزریں گے کہ دنیا دیکھے گی کہ اسلام اپنی آب و تاب کے ساتھ ساری دنیا میں پھیل گیا ہے انشاء اللہ حضرت بانیٔ سلسلہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کل وعدہ کے نصف کی ادائیگی کرنیوالے مخلصین

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی ادائیگیوں کا نصف وقت ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء کو ختم ہوا ہے۔ اس تاریخ تک ہر ایک وعدہ کنندہ کی طرف سے کل وعدہ کا کم از کم ½ ضرور ادا ہو جانا چاہیئے تھا۔

جماعتوں کی طرف سے ایسے خوش قسمت مخلصین کی فہرستیں آرہی ہیں جنہوں نے اپنے وعدہ کا کم از کم نصف ادا کر دیا ہے۔ چونکہ تمام جماعتوں کی طرف سے ابھی رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ اس لیے ۱۵ اکتوبر تک تمام جماعتیں ایسے مخلصین کی فہرستیں ضرور بھجوا دیں تاکہ حضور کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی جا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

تجاویز شوریٰ لجنہ اماء اللہ

لجنہ کی مجلس شوریٰ کے لیے تجاویز یکم اکتوبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تجاویز ٹھوس ہوں۔ انفرادی اور ذاتی تجاویز نہ ہوں۔ بلکہ اجلاس بلوا کر ممبرات کے مشورہ سے بھجوائیں۔ گذشتہ سالوں کی ردّ شدہ تجاویز دوبارہ نہیں آنی چاہئیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

دُعائے نعم البدل

جماعت احمدیہ تخت ہزارہ کے ایک مخلص دوست مکرم حاکم علی صاحب کا چھوٹا بچہ ندیم احمد ۳۱ اگست ۱۹۸۱ء کو مختصر سی علالت کے بعد بعمر ۸ ماہ وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم حاکم علی صاحب کے دو بچے اس سے قبل بھی فوت ہو چکے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ بچہ کے والدین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

محمد الیاس منیر
(مربی سلسلہ۔ مقیم۔ تخت ہزارہ ضلع سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ برمنگھم کی "تبلیغی و تربیتی" سرگرمیاں

مکرم ڈاکٹر ایم زیڈ طاہر صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برمنگھم

(۱) مجلس انصار اللہ کی میٹنگ

مورخہ یکم جون ۱۹۸۱ء بروز سوموار شام کے ساڑھے سات بجے مشن ہاؤس "دارالبرکات" برمنگھم میں مجلس انصار اللہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ جس میں انصار اللہ کے ممبروں کے علاوہ باقی احباب جماعت بھی کافی تعداد میں شامل ہوئے اس میٹنگ کے مہمان خصوصی محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ تھے اس میٹنگ کی کاروائی سے قبل سب احباب جماعت کی خدمت میں کھانا وغیرہ پیش کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے علاوہ مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ اور محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔ اس اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب تلاوت کریم شروع ہوئی۔ جو کہ مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے سب احباب جماعت سے انصار اللہ کا "عہد" دہروایا۔ اس کے بعد مکرم ادریس چغتائی صاحب نے حضرت اقدس کی ایک نظم بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس نظم کے بعد خاکسار (ڈاکٹر ایم۔ زیڈ۔ طاہر) نے مختصر الفاظ میں اپنے مہمانوں کا خیر مقدم اور شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ نے احباب جماعت کی توجہ بعض ضروری باتوں کی طرف دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ سب احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کریں۔ اور اس کا ترجمہ بھی سیکھیں اور اگر ہو سکے تو قرآن کریم حفظ کرنے کی کوشش فرماویں۔ اپنے بیوی بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھائیں اور سکھائیں۔ حضرت اقدس کی کتب کا بھی مطالعہ کیا کریں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تزکیۂ نفس کے لئے ضروری ہے کہ ہم سب اپنے نفس کا جائزہ لیں اور محاسبہ کریں اور اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے مشن ہاؤس میں باقاعدہ نماز کا انتظام ہونا چاہیئے اور اپنے اہل و عیال کو بھی نماز باجماعت کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ احمدیت کا پیغام اس ملک کے لوگوں تک پہنچانا چاہیئے اپنے پیارے امام سے ذاتی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اس سلسلے میں حضرت صاحب کی خدمتِ اقدس میں خط لکھنے کی عادت بھی ڈالنی چاہیئے۔ پھر آپ نے انصار اللہ کے ممبروں کو اپنے چندے باقاعدہ ادا کرنے اور رسالہ "انصار اللہ" کی خریداری کے لئے خاص تلقین فرمائی۔ آخر میں آپ نے مجلس انصار اللہ برمنگھم کی مجلس عاملہ کے ممبروں کی نامزدگی بھی فرمائی۔ پھر اس اجلاس میں مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب کا تعارف احباب جماعت سے کروایا اور دوستوں کو تلقین فرمائی کہ اپنے صد سالہ جوبلی فنڈ کے وعدے جلد از جلد ادا فرماویں اور اس سلسلہ میں سیکرٹری مال صاحب کو چاہیئے کہ وہ سب دوستوں سے "جوبلی فنڈ" کے بارے میں رابطہ قائم کریں۔ پھر محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے مختصر الفاظ میں اپنا تعارف کروایا اور احباب جماعت سے درخواست فرمائی کہ جس مقصد کے لئے وہ اس مشن ہاؤس میں آئے ہیں اس سلسلے میں سب دوست اُن سے تعاون فرماویں اس کے بعد اس اجلاس کی کاروائی دعا کے ساتھ ختم ہوئی جو کہ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نے کروائی۔ اس اجلاس کے بعد رات کو مہمانوں کے ٹھہرانے کا بندوبست بھی کیا گیا۔

(۲) یوم قدرت ثانیہ

مورخہ ۷ جون ۱۹۸۱ء بروز اتوار مشن ہاؤس برمنگھم میں "یوم قدرت ثانیہ" کے سلسلے میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے فرمائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حاضری بہت خوشکن تھی۔ کافی تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے جن میں عورتیں اور بچے بھی تھے۔ اس جلسہ سے قبل نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئی۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم الیاس خان صاحب نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد حضرت اقدس کی دو نظموں میں سے چند شعر مکرم آدم چغتائی صاحب نے بڑی خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ نظم کے بعد خاکسار (ڈاکٹر ایم۔ زیڈ۔ طاہر) نے "نظام قدرت ثانیہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی اور احباب جماعت کی توجہ چند ایک اہم ذمہ داریوں کی طرف (قرآن کریم اور احادیث کی رُو سے) مبذول کروائی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم الیاس خان صاحب نے "جماعت احمدیہ میں قدرت ثانیہ کا ظہور" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور ثابت کیا کہ نظام قدرت ثانیہ اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ نظام ہے۔ اس کے بعد مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے اپنی تقریر میں "قدرت ثانیہ اور اس کی اہمیت" کے بارے میں مفصل اظہار خیال فرمایا۔ بعد میں مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے "قدرت ثانیہ کی برکات" کے موضوع پر اپنی تقریر فرمائی اور پھر بعض تربیتی پہلوؤں پر احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ جلسہ کی کاروائی دُعا کے ساتھ ختم ہوئی جو کہ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب نے کروائی اس کے بعد سب احباب جماعت کی تواضع چائے وغیرہ سے کی گئی۔

(۳) مشن ہاؤس

محترم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب کی برمنگھم میں آمد کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے مشن ہاؤس کی رونق میں کافی اضافہ ہوا۔ آپ نے برمنگھم اور والسال کے احباب جماعت سے فرداً فرداً بھی ملاقاتیں کیں اور تربیتی خطابات سے بھی نوازا اور "صد سالہ جوبلی فنڈ" کی جلد از جلد ادائیگی کی تلقین فرمائی اور وصول بھی کیا۔ مشن ہاؤس کی جلد از جلد مرمت کی طرف بھی احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان سے مشن ہاؤس کے ایک بڑے ہال کی آرائش کا کام مکمل ہو چکا ہے اور اب قالین وغیرہ ڈلوانے کا کام باقی ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا جمعہ کی نماز بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے باقاعدگی سے پڑھائی جاتی رہی ہے۔

(۴) شعبہ مال

ماہ مئی ۱۹۸۱ء میں کل چندے ۳۷۳/ پونڈ وصول ہوئے۔ صد سالہ جوبلی فنڈ اور مسجد فنڈ کے چندے بھی وصول کئے گئے۔

(۵) شعبہ تبلیغ

تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ میں مرزا صدیق صاحب نے "قرآن کریم" کی ایک کاپی

WOLFRUN COLLEGE
FOR FURTHER EDUCATION
WOLVER HAMPTON

میں رکھوائی اور دو عدد کاپی "Seal of Prophet" آپ نے اپنے دو پروفیسروں کو بھی دیں۔ اس کے علاوہ خاکسار نے بھی ایک عدد کاپی "Seal of Prophet" ایک سکول کے ہیڈ ماسٹر کو دی اور کچھ اور لٹریچر بھی اسلام اور احمدیت کے بارے میں دیا۔ متعدد انگریز واقف کاروں کو احمدیت کے بارے میں مختلف احباب کو زبانی تبلیغ کا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں مختلف کتب مطالعہ کیلئے دی گئیں۔

(۶) شعبہ تعلیم

مشن ہاؤس "دارالبرکات" میں خدا کے فضل و احسان سے ہر اتوار کو سنڈے کلاس منعقد کی جاتی ہے۔ اور بچے اور بچیوں کے لئے روزانہ قرآن کریم پڑھانے کا انتظام بھی موجود ہے

(۷) تقریب آمین

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۸۱ء بروز اتوار ۳ بجے دوپہر عزیزم محمد طارق مدثر کی "تقریب آمین" منائی گئی۔ جس میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم اور احسان سے کافی تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ اس تقریب آمین کے مہمانِ خصوصی محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت یو۔کے اور امام مسجد فضل لندن تھے جنہوں نے اپنی بے انتہا مصروفیات کے باوجود اس "تقریب آمین" میں شرکت فرمانا منظور فرمایا۔ اور اس تقریب کی رونق کو دوبالا کیا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔

(۸) لجنہ اماء اللہ برمنگھم

اِس ماہ لجنہ اماء اللہ برمنگھم نے "یوم قدرت ثانیہ" مردوں کے ساتھ مشترکہ طور پر منایا۔ والسال میں ۱۰ جون ۱۹۸۱ء کو دینی کلاس بھی منعقد کی گئی۔ جس میں والسال کی ممبرات شامل ہوئیں۔ اس کے علاوہ مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب اور مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب نے مختلف اوقات میں دورے بھی کئے اور بعض بیمار دوستوں کی عیادت بھی کی۔

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احمدیت پر قائم رکھے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کی توفیق دے۔

۔ آمین ثم آمین ۔

ضلع گجرات کے انصار اللہ کا
تربیتی اجتماع

ضلع گجرات کی مجالس انصار اللہ کا تربیتی اجلاس مورخہ ۲۴/۲۵ ستمبر ۸۱ء کو بمقام کھوکھر غربی منعقد ہو گا۔ ۲۴ ستمبر کو صدر مجلس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب انصار اللہ سے خطاب فرمائیں گے۔ علاوہ ازیں مرکز سے علماء کا ایک وفد بھی اجلاس سے مختلف موضوعات پر خطاب کرے گا۔

ضلع گجرات کے انصار سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

سید رفیق احمد شاہ
ناظم انصار اللہ ضلع گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری گذارش

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر اطفال الاحمدیہ کا ایک انعامی مقابلہ زیر انتظام مجلس انصار اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ منعقد کیا جاتا ہے اور ہر دو مجالس اعلیٰ ترین پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعام دیتی ہیں۔ ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں سے کم از کم ایک طفل کو بطور نمائندہ اس انعامی مقابلہ کے لیے پوری تیاری کے ساتھ بھجوائیں۔ زعماء حضرات بھی اس طرف توجہ فرمائیں اور اطفال کو نصاب سے مطلع کر کے ان کو تیاری کی تلقین کریں۔ مقابلہ کے لیے نصاب یہ ہے:۔

ترجمہ نماز و اذان۔ سورۃ البقرہ کی ابتدائی ۱۷ آیات زبانی۔ نیز آخری پارہ کی دس سورتیں زبانی۔ اسلام کے بنیادی عقائد۔ خلفائے راشدین اولین و آخرین کے نام اور مختصر تعارف۔ پانچ صحابہ اولین و آخرین کے نام اور مختصر تعارف۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پانچ کتب کے نام اور پانچ الہامات مع ترجمہ۔ درثمین کے ۱۵ اشعار زبانی۔ پانچ اسلامی ممالک اور ان کے دارالحکومت کے نام۔ مکہ مکرمہ۔ مدینہ منورہ، قادیان اور ربوہ کا مختصر تعارف۔

قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

قادیان جانے والے احباب مطلع رہیں

ایسے احمدی احباب جو قادیان جانے کا ارادہ رکھتے ہوں اور وہ پاکستان کے رہنے والے ہوں یا غیر ملکی ان کی اطلاع کے لئے بذریعہ اعلان ہذا یاددہانی کروائی جاتی ہے کہ وہاں احمدی ساکنین (درویشانِ قادیان) ایک محدود ایریا میں رہتے ہیں۔ جہاں صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر۔ مساجد۔ مدارس اور دارالضیافت وغیرہ بھی واقع ہیں۔ چونکہ بعض اوقات بیک وقت جانیوالے مہمانوں کے لئے اکرام ضیف کے تحت ان کے مناسب حال قیام و طعام کے انتظام میں دقت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ ایسے جانیوالے احباب روانگی سے چند دن قبل نظارت خدمتِ درویشان ربوہ سے مشورہ کر کے جائیں۔ تاکہ وہاں کی صورت حال کے تحت ان کی رہنمائی کی جا سکے۔ اور انہیں وہاں کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہونے پائے۔ عہدیداران جماعت بھی براہ مہربانی اسے نوٹ فرمالیں اور وقتاً فوقتاً اپنی جماعت میں اس کا اعلان کر دیا کریں تاکہ یہ امر احباب جماعت کے مستحضر رہے۔

(ناظر خدمت درویشان۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے ایک عزیز نے اس سال انٹرمیڈیٹ سال دوم "پری میڈیکل" گروپ سے امتحان دیا ہے نتیجہ کا انتظار ہے ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(نذر محمد خان ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ)

(۲) میری لڑکی عزیزہ راشدہ پروین بوجہ اعصابی کمزوری تکلیف میں مبتلا ہے۔ غشی کا دورہ پڑتا ہے تو جسم کے اعضا اکڑ جاتے ہیں علاج جاری ہے۔ تمام احباب کی خدمت میں اس کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مقبول احمد بھٹی ۱۵/۳ الطاہر باب الابواب ربوہ)

(۳) میرے عزیز دوست مکرم ملک منصور احمد صاحب ابن ملک منظور احمد صاحب علیل ہیں۔ پنڈلیوں پر سیٹم پڑنے کی وجہ سے پنڈلیاں جل گئی ہیں۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے

(فضل الٰہی ڈوگر۔ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔ بند روڈ۔ لاہور)

تقریری مقابلہ سالانہ مرکزی اجتماع ناصرات الاحمدیہ

تقریری مقابلہ معیار اوّل (عمر ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲ سال) وقت فی تقریر ۳ منٹ

عنوانات: (۱) "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے آسمان پر عزت پائیں گے۔"
(۲) اطاعت امام
(۳) مطالعہ کتب حضرت اقدس
(۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے کارنامے۔

تقریری مقابلہ معیار دوم (عمر ۱۱، ۱۰، ۹، ۸ سال) وقت فی تقریر ۲ منٹ

عنوانات: (۱) نماز کی اہمیت (۲) سوانح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب
(۳) اسلامی اخلاق (۴) کھانا کھانے کے آداب

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

ٹکٹ سٹیج

امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر جو خواتین سٹیج اور جلسہ گاہ کے ٹکٹ حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ اپنے نام مکمل پتوں کے ساتھ صدر لجنہ مقامی کی تصدیق سے بھجوائیں۔ بعض مستورات کارروائی کے دوران ٹکٹ حاصل کرنا چاہتی ہیں انہیں دورانِ کارروائی ہرگز ٹکٹ جاری نہیں کئے جائینگے اور ٹکٹ کے قوانین بار بار شائع کئے جا چکے ہیں ہر ٹکٹ لینے والی وجہ استحقاق ضرور لکھے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

چونکہ ہمارا لجنہ مرکزیہ کا مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو رہا ہے اس لئے جن لجنات کے پاس لجنہ کے چندے اکٹھے پڑے ہیں اور ابھی تک انہوں نے مرکز میں نہ بھجوائے ہوں وہ ۳۰ ستمبر سے پہلے پہلے مرکز کو بھجوا دیں ورنہ وہ چندے اس سال کی آمد میں شمار نہیں ہوں گے۔

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

تلاش گمشدہ

ہماری جماعت ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کی مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ بیوہ مستری محمد ابراہیم صاحب مرحوم بعمر ۸۰ سال ایک ماہ سے لاپتہ ہے۔ ضعیف العمر ہے۔ کانوں سے بہت کم سنتی ہے۔ موصیہ ہے۔ ڈسکہ سے ربوہ گئی تھی اب ربوہ سے بھی ان کا کچھ پتہ نہیں چل رہا۔ اگر کسی دوست یا جماعت کو معلوم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیویں۔

بشیر احمد صراف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈسکہ)

سالانہ اجتماع اطفال پر ہونیوالے تقریری مقابلہ کے عناوین

مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر تقریر کرنا ہو گی۔

۱۔ وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت۔
۲۔ سیرت حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ۔
۳۔ محنت میں عظمت ہے۔
۴۔ ہماری ذمہ داریاں۔
۵۔ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع اطفال الاحمدیہ)

سالانہ اجتماع انصار اللہ (منعقدہ ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۸۱ء) میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے (قیادت عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۶۲

مَیں منیر احمد ولد میاں نذیر احمد صاحب ناصر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۳-۱۹۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- پختہ مکان ۸/۵۵۰ واقع محلہ موتی مسجد برقبہ دس مرلے مالیتی ایک لاکھ روپے۔ یہ مکان ہم چار بھائیوں کا مشترکہ ہے جس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار (Rs ۳۰۰/-) بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- منیر احمد ولد میاں نذیر احمد صاحب ناصر ۸/۵۵۰ محلہ موتی مسجد ڈسکہ۔

گواہ شد :- بشیر احمد صراف وصیت ۱۱۶۵

گواہ شد :- میاں نذیر احمد ناصر وصیت ۵۷۵۹ امیر جماعت احمدیہ۔ ڈسکہ۔

مسل نمبر ۲۴۷۶۳

مَیں کوثر سلطانہ بنت بشیر احمد صاحب صراف قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۴-۱۹۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے (Rs ۳۰۰/-) ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- کوثر سلطانہ بنت بشیر احمد صاحب صراف محلہ سول لائن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

گواہ شد :- بشیر احمد صراف ولد میاں اللہ دتہ صاحب وصیت ۱۱۶۵ مین بازار ڈسکہ

گواہ شد :- میاں نذیر احمد ناصر وصیت ۵۷۵۹ امیر جماعت احمدیہ۔ ڈسکہ۔

مسل نمبر ۲۴۷۶۴

مَیں سید ابراہیم منیب احمد ولد سید محمود احمد صاحب ناصر قوم سید پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۸-۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے (Rs ۲۰۰/-) ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخلِ خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- سید ابراہیم منیب احمد ولد سید محمود احمد صاحب ناصر دارالصدر ربوہ حال راولپنڈی۔

گواہ شد :- مرزا بشیر احمد آف نگروال ولد مرزا محمد اسحاق صاحب ۸۰۴۵ انند پورہ گوالمنڈی راولپنڈی چھاؤنی۔

گواہ شد :- ڈاکٹر محمد احسن خان ولد امام خان صاحب ۸۰۳/۰ کوٹلی بازار راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۴۷۶۵

مَیں سید بیگم زوجہ راج علی صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۶۶-۶۵ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن ستارپورہ کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۴-۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱- حق مہر یک صد روپیہ (Rs ۱۰۰/-)

۲- جمع شدہ رقم آٹھ ہزار روپے (Rs ۸۰۰۰/-)

۳- زیور- انگوٹھی ایک عدد وزنی ۴ ماشہ مالیتی ۷۰۰/- روپے

۴- مکان پرانا برقبہ ۴½ مرلے مالیتی پچھتر ہزار روپے (Rs ۷۵۰۰۰/-) کا ۱/۸ خاوند نے زندگی میں دینے کا وعدہ کیا ہے روبرو امیر صاحب جماعت کھاریاں۔

کل جائیداد مالیتی ۱۸۱۷۵/- روپے۔

اس وقت مجھے تین صد روپے (Rs ۳۰۰/-) ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- سید بیگم زوجہ راج علی صاحب محلہ ستارپورہ کھاریاں۔

گواہ شد :- راج علی خاوند موصیہ

گواہ شد :- رفیع الدین ولد میراں بخش صاحب محلہ احمدیاں کھاریاں ضلع گجرات۔

مسل نمبر ۲۴۷۶۶

مَیں سید ہمایوں ظفر احمد ولد سید محمد احمد صاحب قوم پاکستانی پیشہ طالب علم عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴-۲-۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے (Rs ۳۰۰/-) ماہوار بصورت جیب خرچ از والد صاحب مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخِ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- سید ہمایوں ظفر احمد ۲۷ سینٹ جان پارک علاؤالدین روڈ لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد :- مرزا مبشر احمد ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب وصیت ۵۶۸۳

گواہ شد :- محمد وقیع الزمان خان ولد رفیع الزمان خان صاحب۔ ۵۰ طفیل روڈ لاہور چھاؤنی۔

شکریہ احباب

ہماری والدہ ماجدہ اقبال بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ جامکے چیمہ اہلیہ مکرم ملک عطا محمد صاحب (مرحوم) سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جامکے چیمہ کی وفات حسرت آیات پر بہت سے احباب اور بہنیں ہمارے گھر جامکے چیمہ سیالکوٹ اور راولپنڈی میں تشریف لائے اور بعض نے بذریعہ خطوط اظہارِ تعزیت فرما کر ہمارے اس عظیم صدمہ میں شریک ہو کر اسے ہلکا کرنے کی کوشش کی۔ اُن کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے بذریعہ اخبار الفضل اُن سب بھائیوں اور بہنوں کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے آمین۔

نیز دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات کو بلند فرمائے اور ہم جملہ پس ماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ملک انور احمد سیکرٹری مال
حلقہ مسجد نور
جماعت احمدیہ
راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- خلاصہ خطبہ جمعہ

ایک ربوہ آنا اور یہاں آکر اجتماعات میں شریک ہوکر دین حق کا نور حاصل کرنا اور اس سے اپنی زندگیوں کو منور کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس مقصد کے لیے دو نظام ایسے ہیں جن کے لیے پوری پوری تیاری کرنا ضروری ہے۔ ایک یہ کہ ان اجتماعات میں شامل ہونے کے لیے مجالس خدام، انصار اور لجنات زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد کو بھجوائیں جو ذہنی طور پر چوکس اور بیدار ہوں اور جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو حاصل کرنے والے ہوں۔ حضور نے فرمایا بکثرت استغفار کریں لاحول پڑھیں، خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگیں اور اپنے سامنے ایک ہی مقصد رکھیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس سلسلے میں دوسرا کام تنظیموں کا ہے۔ انہیں دعاؤں کے ساتھ اجتماعات کے جملہ انتظامات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانا چاہیئے۔ اگر وہ تیاری کے ساتھ ساتھ دعائیں کریں گے تو ان کے انتظامات اور تقاریر کے پروگرام بابرکت ہو جائیں گے۔ مقررین کو بھی دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی زبانوں میں اثر پیدا کرے۔ خدائی برکت کے نتیجہ میں ان کے منہ کا نکلا ہوا ایک فقرہ بھی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ ضروری ہے کہ خدا تعالےٰ سے اس کا فضل اور رحمت مانگتے ہوئے شامل ہونے والے شامل ہوں۔ اور انتظام کرنے والے انتظام کریں۔ کلام میں برکت خدا تعالےٰ کی طرف سے ہی پڑتی ہے۔ اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال یورپ اور امریکہ کے دورہ میں ایک فقرہ اللہ تعالیٰ نے میرے منہ سے نکلوایا اور اسے میں نے ہر ملک میں وہاں کے لوگوں کے سامنے بار بار دہرایا اور وہ یہ تھا کہ :-

LOVE FOR ALL
HATRED FOR
NONE

اس کے بارے میں دی ہیگ (ہالینڈ) سے حال ہی میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے میئر نے ایک تقریب میں مقامی احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ہے کہ تمہارے امام نے جو یہ سلوگن تمہیں دیا ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ یہ پیغام ہالینڈ کے ایک ایک گھر میں پہنچا دو۔ کیونکہ آج اس سلوگن یعنی

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

کو عام کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کی آواز میں برکت دے اور ہم دنیا کو ہدایت کی روشنی دکھا کر اپنی زندگیوں کے مقصد کو اپنی زندگی میں ہی پا لینے والے ہوں۔ آمین ؛

"صدقات" صفحہ اوّل سے آگے

لیکن ہم احمدیوں کو (جنہیں اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور بصیرت عطا کی ہے) چاہیئے کہ ہم بنی نوع انسان کو تباہی سے بچانے کے لئے دعائیں کریں اور صدقات دیں۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ تینوں، اپنے اپنے اجتماعات کے موقعہ پر انتظامات کریں اور ۲۱-۲۱ بکروں کا ہر عظیم صدقہ دے گی

حضور نے فرمایا کہ ہمیں اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اور نوع انسان کو اس اندھیرے سے واپس اس روشنی میں لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم دنیا بھر کے لئے آسمانوں سے لائے ہیں۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے سنت نبوی ؐ کی اتباع میں نماز کے لئے صفیں درست کرنے کا ارشاد فرمایا اور اپنے دائیں طرف دیکھ کر فرمایا۔ صفیں سیدھی رکھیں، پاؤں سیدھے ہوں۔ کندھے سے کندھا ملا ہوا ہو۔ افراد کے درمیان خلا نہ ہو۔ پھر حضور نے بائیں طرف نگاہ دوڑائی اور نمازیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اس طرف اگلی صفوں میں جگہ خالی ہے آگے آجائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کچھ دیر تک منبر پر کھڑے رہے اور صفیں درست کرواتے رہے

فرض نماز کی ادائیگی کے بعد حضور نے قدرے بلند آواز سے ۱۱ دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد فرمایا۔ احباب کرام نے حضور کے ساتھ ساتھ یہ بابرکت الفاظ دوہرائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہتے ہوئے واپس تشریف لے گئے ؛

ولادت

بھارت کے ایک مخلص نوجوان ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری حیدر آباد (دکن) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا عطا کیا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نومولود کو صحت مند لمبی زندگی عطاء فرمائے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور اپنے دین مشن کا خادم بنائے۔ آمین۔

(گیانی عباد اللہ مینجر الفضل ربوہ)

انجینئرنگ میں داخلے

ایسے احمدی طلبہ جو ایف ایس سی پری انجینئرنگ بی۔ ایس سی۔ ایف اے یا ڈپلومہ کورس کے بعد اس سال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور یا یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ ٹیکسلا میں داخلہ کے خواہش مند ہیں ان کی اطلاع کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ داخلے ۹ ستمبر سے شروع ہو چکے ہیں۔ پراسپکٹس بشمول مجوزہ درخواست فارم مبلغ دس روپے میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور اور یونیورسٹی کالج آف انجینئرنگ ٹیکسلا سے حاصل کر سکتے ہیں جبکہ مکمل داخلہ فارم ۲۴ ستمبر تک صرف انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں جمع ہونگے طلبہ کی آسانی کے لیے پچھلے سال کی کم سے کم میرٹ لسٹ دی جا رہی ہے۔

	لاہور	ٹیکسلا
۱- سول انجینئرنگ	۶۸.۴ ٪	۶۶.۵ ٪
۲- الیکٹریکل "	۶۷.۹ ٪	۶۵.۵ ٪
۳- میکینیکل "	۶۶.۱ ٪	۶۴.۹ ٪
۴- مٹلرجیکل "	۶۳.۷ ٪	—
۵- کیمیکل "	۶۴.۵ ٪	—
۶- پٹرولیم و گیس "	۶۵.۵ ٪	—
۷- مائننگ "	۶۳.۵ ٪	—
۸- آرکیٹیکچر	۶۴.۷ ٪	—
۹- سٹی و ریجنل پلاننگ	۶۲.۸ ٪	—

ایف اے پاس طلبہ صرف آرکیٹیکچر میں داخلہ لے سکتے ہیں داخلہ کے سلسلہ میں ہر طرح کی راہنمائی و معلومات کے لیے ہمارے مندرجہ ذیل طلبہ سے ضرور رابطہ قائم کریں۔

۱- شعیب احمد ہاشمی کمرہ نمبر ۱۴۰ لیاقت ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور-۳۱
فون ۳۳۱۰۴۱ —

۲- میاں عبدالشکور انیس کمرہ نمبر ۴۷، ۶۰، ۱۴۶ ممتاز ہال انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور ۳۱
فون ۳۳۱۰۳۷ -

(محمد اکرم خالد صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن
انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور)

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ سے مستقل آرام کیلئے PTERYGIUM CURE
ناخونہ کو تحلیل کرنے کے لئے PTERYGIUM TABS
" " " " PTERYGIUM DROPS

۴۰ روزہ کورس قیمت ۸/- روپے ڈاک خرچ ۵/- روپے
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان - لاہور - کراچی
ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)
گوجرانوالہ • ربوہ
چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود
۱۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴